پردہ اور بے پردگی، عصرِ حاضر کے تناظر میں

آج کے خطبہ جمعہ کا عنوان ہے۔

پردہ کیوں ضروری ہے :

چہرے، ہاتھ، بدن یا جسم کا پردہ کرنا ہی ضروری نہیں بلکہ اسلام نے اخلاقیات کا کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑا۔ چنانچہ پردہ کے احکام کا تفصیلی مطالعہ کرنے سے پہلے اُن اخلاقی پہلوؤں کا مطالعہ کرنا نہایت ضروری ہے، جن کی بنیاد پر مسئلہ حجاب کو سمجھنا، برضا و رغبت تسلیم کرنا اور پردہ کے حکم پر عمل کرنا کوئی دشوار نہیں رہ جاتا۔ چنانچہ اختصار سے ہم اُن اخلاقی اسباق کا جائزہ لیتے ہیں، جس کی بنیاد پر ایک پاکیزہ اور تعمیری معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ جس کی تاریخی مثال مدنی معاشرہ میں ملتی ہے۔

1) نگاہیں جھکا کر رکھنا۔

2) چورستوں میں بیٹھنے سے ممانعت

3) عورتوں کو راستے کی ایک طرف ہو کر چلنے کا حکم دینا

4) بلا اجازت کسی کے گھر نہ جانا

5) سلام کرنا اجازت لینے کے مترادف ہے

6) اجازت کے آداب کا خیال رکھنا

7) عورتوں کا اظہارِ زینت کر کے باہر نکلنے پر پابندی

8) عورتوں کا مردوں کی مشابہت اختیار کرنا منع ہے

9) غیر محرم سے لچکدار و نرم لہجے میں گفتگو کرنا منع ہے

10) عورت کا نماز میں امام کے بھولنے پر ہاتھ سے تالی بجانا

11) عورتوں کی آخری صف سب سے بہتر قرار دینا

12) مرد و زن کے اختلاط سے روکنا کرنا

13) مرد اور عورت کا خلوت نشینی اختیار کرنے ممانعت

14) گھر سے باہر نکلتے وقت پردے کا حکم

15) پردہ حیاء کی اور بے پردگی بے حیائی کی علامت ہے

16) مرد اور عورت میں سے ہر ایک کو گھر کا مسئول قرار دیا ہے۔

17) عورت اپنے گھر میں قرار پکڑے اور بلا وجہ یا سخت ضرورت کے علاوہ گھر سے باہر نہ نکلے۔

18)عورت خوشبو لگا کر، بن ٹھن کر اور زرق و برق لباس زیبِ تن کر کے مردوں کی مجلس یا گلی و بازاروں کی زینت بننے سے سختی کے ساتھ روکا گیا ہے، بلکہ رسول اکرم ﷺ نے اِسے "زنا" قرار دیا ہے۔

نوٹ: اس بارے میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کے جملہ احکام انسان کی فطری اور تخلیقی صلاحیتوں کے عین مطابق ہے۔ خواہ انسانی عقل اُس کی حقیقت تک پہنچ پائے یا نہ۔ یہ بات ہر عام و خاص پر روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ بے پردگی، اظہارِ زینت اور نیم عریاں جسم شدید جنسی میلانات کا باعث اور انسانی جذبات کو انگیخت کرتے ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالی نے برائی کا ہر رخنہ بند کر دیا۔ یہ تمام آداب پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے دیئے گئے ہیں۔

چادر اور چار دیواری کا حکم

اللہ تعالی کا فرمان ہے: [قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ]

" اے نبی ﷺ، مومن مردوں سے کہو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے، جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر رہتا ہے۔"

مزید پردے کا حکم دیتے ہوئے خطاب کا رخ امہات المؤمنین کی طرف فرمایا:

[وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰي جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَاۗىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰي عَوْرٰتِ النِّسَاۗءِ ۠ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۭ

وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ]

" اور اے نبی ﷺ ، مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں بجز اس کے جو خود ظاہر ہو جائے، اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں وہ اپنا بناؤ سنگھار نہ ظاہر کریں مگر ان لوگوں کے سامنے شوہر، باپ، شوہروں کے باپ، اپنے بیٹے، شوہروں کے بیٹے، بھائی، بھائیوں کے بیٹے، بہنوں کے بیٹے، اپنے میل جول کی عورتیں، اپنے لونڈی غلام، وہ زیر دست مرد جو کسی اور قسم کی غرض نہ رکھتے ہوں اور وہ بچے جو عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے ابھی واقف نہ ہوئے ہوں۔ وہ اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلا کریں کہ اپنی جو زینت انہوں نے چھپا رکھی ہو اس کا لوگوں کو علم ہو جائے۔ اے مومنو، تم سب مل کر اللہ سے توبہ کرو، توقع ہے کہ فلاح پاؤ گے۔" (احزاب:30،31)

اے مؤمنوں کی ماؤں!

[وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى]

" اپنے گھروں میں ٹک کر رہو اور سابق دورِ جاہلیت کی سی سج دھج نہ دکھاتی پھرو ۔"

اسلام میں پردہ کا حکم کیوں ہے۔۔؟

اللہ تعالیٰ نے شوہر اور بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا ہے۔ یہ ان کی قربت اور ہم نفسی کی علامت ہے' مرد اور عورت میں ایک دوسرے کے لیے کشش ایک فطری امر ہے اور یہ جذبہ انسان میں تخلیقی طور پر ودیعت کیا گیا ہے۔ عورت اور مرد کے ملاپ سے ایک خاندان وجود پاتا ہے اور میاں و بیوی ایک دوسرے کے ذریعہ فطری تسکین کا باعث ہیں۔ اگر ہم اپنے اس جذبہ کو دبائیں گے یا غیر فطری استعمال کریں تو پھر بے چینی اور بے قراری جنم لے گی جو اعصاب پر اثر انداز ہو گی اور انسان برائی کی طرف مائل ہو گا اور بے پردگی برائی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

دشمنانِ اسلام اور پاکستان ، وطن پاک کو شرم حیاء سے عاری کر کے اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل چاہتے ہیں۔

آج عورتوں کے چہرے کا پردہ گیا، سر سے آنچل گیا، نگاہ سے حیاء گیا، بڑوں کا ادب احترام گیا، پھر غیروں کی نظریں اس کی طرف اٹھنے لگیں۔ حالانکہ کائنات کے مالک نے نظریں نیچی رکھنے کا حکم دیا ہے:

[وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ]

مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔(سورۃ النور:31)

[وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ]

"اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہی۔" (سورۃ النور:31)

عفت و عصمت جیسی قیمتی چیز پوری کائنات میں کوئی نہیں ہے. لیکن آج ہمارے ہی گھر کی عزت کالجوں، پارکوں، شاپنگ مالوں اور سنیما گھروں میں آزادانہ لڑکوں کے ساتھ گھومتی ہو۔

مرد اور عورت میں ایک دوسرے کے لئے کشش ایک فطری امر ہے اور یہ انسان میں تخلیقی طور پر ودیعت کی گئی ہے۔ یہ کشش ہی ایک کو دوسرے کے قریب لاتی ہے، جو اعصاب پر اثر انداز ہوتی ہے اور انسان کو برائی کی طرف ابھارتی ہے۔

کیا پردہ جمالیات کے منافی ہے۔۔؟

اسلام پردے کا حکم دے کر ایک اخلاقی اور تعمیری کردار کی حامل پاک وصاف سوسائٹی کا قیام چاہتا ہے۔

اسلام میں پاکی، طہارت، نظافت، زیب وزینت اور جمالیات کا باب سب سے پہلا ہے۔ پردہ بھی جمالیات میں سے ہے ۔اسلام اپنے ماننے والوں کو ہر ایک پر ترغیب بھی دیتا ہے اور حکم بھی۔ جمالیات کے سلسلے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ]

"اے بنی آدم! ہر عبادت کے موقع پر اپنی زینت سے آراستہ رہو۔"(اعراف:31)

سیدنا عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

«لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ» قَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً، قَالَ: «إِنَّ اللهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ، وَغَمْطُ النَّاسِ»

" وہ شخص جنت میں نہ داخل نہ ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہوا۔ ایک شخص کہا: ہر ایک آدمی چاہتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اور اس کا جوتا (دوسروں سے) بہتر ہو،(تو کیا یہ بھی غرور اور گھمنڈ ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی پسند کرتا ہے۔ تکبر یہ ہے کہ انسان حق کو ٹھکرا دے اور لوگوں کو کمتر سمجھے۔ "[مسلم:91]

لیکن! اسلام جمالیات کے نام پر بے حیائی، فیشن، مرد وزن کے اختلاط اور بے پردگی کی ہر گز اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ ایسے تمام ذرائع جو حرام کام کا باعث بنیں، وہ بھی حرام ہیں۔ اسی سلسلہ میں اللہ تعالی کا فرمان ہے:

[وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا]

"زنا کے قریب نہ پھٹکو، وہ بہت برا فعل (کھلی بے حیائی) ہے اور بڑا ہی برا راستہ۔

بے پردگی شیطانی فعل

پردہ اسلام کا حکم ہے اور مسلمان عورتوں کی زینت ہے، بے پردگی شیطان اور اس کے حواریوں کا جال ہے، جس میں وہ عورت کو ننگ عار اور ننگ بدن دیکھنا چاہتا ہے۔ جس طرح انسانیت کے باپ سیدنا آدم اور حواء علیہما السلام کو جنت میں داخلہ کے بعد شیطان نے اللہ تعالی کی نافرمانی پر اکسایا اور مختلف بہانے بنا کر نافرمانی پر ابھارا، جس کے نتیجہ میں دونوں کے بدن سے جنتی لباس اتار لیا گیا، وہ بے پردہ ہو گئے اور جلدی جلدی اپنے ننگے تن کو پتوں سے ڈھانپنے لگے۔ اس قصہ کو قرآن مجید نے مختلف مقامات پر ذکر فرمایا۔

[فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ]

آخر کار شیطان نے ان دونوں کو اُس درخت کی ترغیب دے کر ہمارے حکم کی پیروی سے ہٹا دیا اور انہیں اُس حالت سے نکلوا کر چھوڑا جس میں وہ تھے

[يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ]

اے اولادِ آدم! ہم نے تم پر لباس نازل کیا ہے کہ تمہارے جسم کے قابلِ شرم حصوں کو ڈھانکے اور تمہارے لیے جسم کی حفاظت اور زینت کا ذریعہ بھی ہو، اور بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، شاید کہ لوگ اس سے سبق لیں۔ (اعراف: 25)

[فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۭ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ]

اس طرح دھوکا دے کر وہ ان دونوں کو رفتہ رفتہ اپنے ڈھب پر لے آیا۔ آخر کار جب انہوں نے اس درخت کا مزا چکھا تو ان کے ستر ایک دوسرے کے سامنے کھل گئے اور وہ اپنے جسموں کو جنت کے پتوں سے ڈھانکنے لگے۔ تب اُن کے ربّ نے انہیں پکارا " کیا میں نے تمہیں اس درخت سے نہ روکا تھا اور نہ کہا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے؟"
(اعراف: 22)

مسلمان عورت کا لباس:

اللہ تعالی نے میاں اور بیوی کو ایک دوسرے کا لباس اور جان قرار دیا ہے۔ کیونکہ شادی انسان کی ہیجانی اور فطری جذبے کی تسکین کا اسلامی طریقہ مسنون نکاح ہے۔ شادی سے نگاہ جھک جاتی ہے۔ نظر بازی اور نظر پرستی کے گناہ سے انسان بچ جاتا ہے۔ میاں و بیوی کس قدر پاکیزہ رشتہ اور نئ نسل کی داغ بیل ڈالنے کا ذریعہ ہے۔ لیکن خدا ناس کرے افراط و تفریط کا کہ اس نے ہمارے معاشرے کو بانٹ کر رکھ دیا ہے ، یہ محترم رشتہ بھی اس کی بھینٹ چڑھا ہوا ہے، ہزار جھنجھٹ اور پاپڑ بیلنے کے نیا جوڑا کامیاب ہو پاتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

[وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ]

"اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں۔"

ایک مقام پر فرمایا:

[هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ]

"وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو۔"

لباس تمام انسانیت کا پردہ

[یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکُمۡ لِبَاسًا یُّوَارِیۡ سَوۡاٰتِکُمۡ وَ رِیۡشًا ؕ وَ لِبَاسُ التَّقۡوٰی ۙ ذٰلِکَ خَیۡرٌ ؕ ذٰلِکَ مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ لَعَلَّہُمۡ یَذَّکَّرُوۡنَ]

" اے اولادِ آدم! ہم نے تم پر لباس نازل کیا ہے کہ تمہارے جسم کے قابلِ شرم حصوں کو ڈھانکے اور تمہارے لیے جسم کی حفاظت اور زینت کا ذریعہ بھی ہو، اور بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، شاید کہ لوگ اس سے سبق لیں۔"

دیوث کون۔۔۔؟

جو شخص اپنے اہل و عیال اور محرم عورتوں کے بارے دینی غیرت و حمیت سے خالی ہو یعنی ان کی بے حیائی، عریانی اور فحاشی کو دیکھے لیکن خاموش رہے تو وہ دیوث ہے۔ ایسے شخص کے بارے حدیث میں ہے کہ اللہ تعالی ایسے شخص کی طرف قیامت والے دیکھے گا بھی نہیں۔

تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہ ہوں گے۔

رسول مکرم ﷺ نے فرمایا:

[ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ أَبَدًا: الدَّيُّوثُ مِنَ الرِّجَالِ، وَالرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَاءِ، وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ ". فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ أَمَّا مُدْمِنُ الْخَمْرِ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ، فَمَا الدَّيُّوثُ مِنَ الرِّجَالِ؟، قَالَ: " الَّذِي لَا يُبَالِي مَنْ دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ ". قُلْنَا: فَالرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَاءِ؟، قَالَ: " الَّتِي تَشَبَّهُ بِالرِّجَالِ]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے دیوث (2) رجلہ (3) شراب کا عادی۔ عرض کی گئی کے اے اللہ کے رسول ﷺ! شراب کے عادی کو تو ہم نے پہچان لیا، لیکن دیوث سے کیا مراد ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے گھر والوں کے پاس آنے والوں کی پرواہ نہ کرے کہ کون ہیں (محرم ہیں یا نہیں، ان سے پردہ ضروری ہے یا نہیں یعنی بے غیرت کو دیوث کہتے ہیں) عرضی کی گئی رجلہ سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کہ وہ عورتیں جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں (یعنی مردوں کی سی شکل و صورت، بال، لباس، اور انداز اپنائیں

(صحیح الترغیب: 2071،، 2367)

[عن عبد الله بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوثُ الَّذِي يُقِرُّ فِي أَهْلِهِ الْخَبَثَ]

" تین آدمی ایسے ہیں۔ جن پر اللہ نے جنت کو حرام کر دیا ہے۔ دائمی شرابی، ماں باپ کا نافرمان، اور "دیوث" جو اپنے بیوی بچوں میں بے حیائی برداشت کرتا ہے۔" (مسند أحمد بن حنبل: 5372 و صححه الألباني)

دیوث کی تعریف میں ایسے باپ، بھائی اور خاوند شامل ہیں جو اپنی بیٹی، بہن اور بیوی کو فیشن کے نام پر بے پردہ کر کے بازروں اور محفلوں کی زینت بناتے ہیں۔ دیوث انسان کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ اس کے گھر میں کون لوگ آجا رہے ہیں، محرم ہیں یا غیر محرم۔۔۔؟

حدیث کے مطابق دیوث ایسا انسان ہے جس میں غیرت کا خاتمہ ہو گیا ہو۔ اسی کے بارے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

[عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ]

"ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو سابقہ انبیاء کی جو باتیں پہنچی ہیں، اُن میں سے یہ بھی ہے کہ جب تم میں حیاء نہ رہے تو پھر جو جی چاہے کر۔" (بخاری: 3483)

شیطانی بہکاوا!

اسی ضمن میں ایک بات یہ بھی کہ بعض خواتین سے جب پردے کی بات کی جاتی ہے تو کہتی ہیں کہ اصل تو' دل اور نگاہ کا پردہ' ہونا چاہیے۔ کیا ان کے دل امہات المومنین، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں اور صحابہ کرام کی ماؤں اور بہنوں سے زیادہ صاف اور پاکیزہ ہیں؟ ہر گز نہیں، لیکن اس کے باوجود اُن خواتین نے بشمول چہرے کے پردہ کیا۔ اگر اس' دل کے پردے' کے مفروضے کو ایک پل کے لیے مان بھی لیا جائے تو پھر لباس ہی پہننے کی کیا ضرورت رہتی ہے؟ بغیر لباس کے بھی تو دل کا پردہ ہو سکتا ہے.... لیکن اس کے لیے کوئی راضی نہ ہو گا۔ اس لیے صحیح بات یہ ہے کہ اللہ تعالی نے جو پردے کا حکم دیا ہے اس کو بے چوں چراں مان لیا جائے۔ اسی میں دنیا اور آخرت دونوں میں بھلائی ہے۔

اللہ تعالی نے پردہ کی حکمت یوں بیان فرمائی:

[ذٰلِكُمۡ اَطۡهَرُ لِقُلُوۡبِكُمۡ وَقُلُوۡبِهِنَّ]

" یہ حکم تمہارے اور اُن کے دلوں کی پاکیزگی کے لیے زیادہ مناسب طریقہ ہے "

بے پردگی کی ابتداء کب ہوئی۔۔۔؟

اسلام میں عورتوں کو غیر محرم مردوں کے سامنے بے حجابانہ جانے سے منع کیا گیا۔انسان کی عقلِ سلیم بھی اسی کا تقاضا کرتی ہے۔ باغیرت خواتین نے اس حکم کی اطاعت بھی کی اور دورِ نبوی سے چودھویں صدی ہجری کے نصف تک انہوں نے بشمول چہرے کے پردہ کیا۔

تاریخ گواہ ہے کہ چودھویں صدی کے نصف اخیر میں اسلامی حکومت کے خاتمے، دینی اقدار کے کم زور پڑنے اور مغربی تہذیب و تمدن کے غلبے سے متاثر ہو کر سب سے پہلے مصر کی مسلم خواتین نے چہرے کا پردہ اتارا۔ جہاں تک چہرے کے پردے کی بات ہے تو عورت کے لیے چہرے کا پردہ واجب ہے۔ کتاب وسنت میں اس کے متعدد دلائل موجود ہیں۔ خود عہدِ نبوی سے لے کر خلافتِ راشدہ تک تمام مسلم خواتین کا اسی پر عمل رہا۔

بے پردگی پر دلیل تارِ عنکبوت

عورت کا پردہ کرنا عہدِ رسالت ہی سے قدیم مسلمان عورتوں کا شعار چلا آرہا ہے جسے اللہ تعالی نے فرض کیا ہے، یہ ترکوں کا رواج نہیں ہے۔ رہی بات عورتوں کا مردوں کے بہت سارے کاموں میں شریک ہونے کی، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں عورتیں جہاد کے وقت زخمیوں کا علاج کرتیں اور انہیں پانی پلاتیں، تو یہ صحیح ہے، لیکن اسی کے ساتھ ساتھ وہ پردے میں ہوتی تھیں، اور شک وشبہات کے اسباب سے دور رہ کر عفت کا پاس ولحاظ کرتی تھیں، جیسا حضرت ام سُلیم رضی اللہ عنہا کہتی ہے کہ: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوا کرتی تھیں، اور زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں۔ اس سے بعض لوگوں نے دلیل پکڑ کر جواز نکالا ہے عورت مرد کے ساتھ شانہ بشانہ کام کر سکتی ہے۔

یاد رہے! اس طرح کے تمام دلائل خاص حالت، واقعہ یا جزوقتی ضرورت سے تعلق رکھتے ہیں، یہ استثنائی صورتیں ہیں، یہاں سے بے پردگی کی دلیل لینا کسی طرح درست نہیں۔ پردے کا مستقل حکم سورت نور کی آیتِ حجاب سے ثابت ہے۔ آج عورتوں کے حقوق کی نام نہاد تنظیموں نے پردہ کے خلاف واویلا شروع کیا ہوا ہے۔ جس کا شکار مسلمان خواتین بھی ہو گئی ہیں۔ بہت سارے نام کے اسلامی ممالک میں مرد وزن کا اختلاط، کاروباری جگہوں پر بے پردگی اور آوارگی کے ساتھ کام کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے، جس کا نتیجہ ہے کہ فحاشی، برائی اور بے راہ روی عام ہو گئی ہے، خاندان اور معاشرے بربادی کے دھانے کھڑے ہیں۔

خدارا! بے پردگی شیطانی فعل سے باز آجاؤ

اے انسان! تو اپنے تمام جسم و جان اور ظاہر و باطن کے ساتھ اسلام میں داخل ہو جا۔ اپنے گھر پردہ اور دینی ماحول پیدا کر، اپنی اولاد کی تربیت کر، اپنی اور اُن کی آخرت کی فکر کر۔ اللہ تعالی کے اس فرمان پر غور کر:

[يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ]

"اے ایمان لانے والو! تم پورے کے پورے اسلام میں آجاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"(البقرہ:208)

پردے کے فوائد و ثمرات

شاید انسان لالچ و حرص کا بندہ کہ جب تک کسی چیز کے فائدے نہ بتائے جائیں تو وہ کام کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا ۔آیئے! ہم آپ کے سامنے پردے کے فوائد رکھتے ہیں۔

1) پردہ مسلمان مرد وزن کے دل کی پاکیزگی کا باعث ہے۔
2) پردے کی پابندی کرنے سے اللہ تعالی کے حکم پر عمل کر کے اس کی خوسنودی حاصل ہوتی ہے۔
3) پردہ مسلمان عورت کا وقار اور علامت ہے، جو اسے غیروں سے ممتاز کرتا ہے۔
4) پردہ کرنے سے شیطان اور شیطان صفت لوگوں سے حفاظت ہو جاتی ہے۔
5) پردہ حیاء کی جبکہ بے پردگی شیطان کی علامت ہے۔
6) پردہ عزت، عفت اور پاکی کا باعث ہے۔
7) پردہ، امہات المؤمنین اور نیک صفت عورتوں کا شعار ہے، جس پر عمل کر کے عورت پاکیزگی حاصل کر سکتی ہے۔
8) پردہ کرنے سے اچھے اخلاق کا مظاہرہ اور بے پردگی سے نفرت کا اظہار مقصود ہوتا ہے۔
9) حجاب ایک خاموش عمل ہے، جو عزتِ نفس، پرہیز گاری اور اللہ تعالی کی حدوں کی پاسداری کی دعوت دیتا ہے۔
10) پردہ سے نظر، دل، برے خیالات اور شرمگاہ کی حفاظت مقصود ہے۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ مذکورہ بالا فوائد کے پیش نظر حکم الٰہی پر عمل کرتے ہوئے اپنے گھروں کا ماحول باپردہ بنانے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے۔ امین